

## 186625-دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنے کا حکم

### سوال

کیا دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنے سے متعلق کوئی حدیث صحیح ثابت ہے؟ کیونکہ امام البانی رحمہ اللہ نے پانچ ایسی احادیث ذکر کی ہیں جن میں صراحت کیساتھ دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرنے کا نبوی عمل موجود ہے، لیکن ہمیں صحیح بخاری اور بیہقی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جو روایت ملتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدوں کے درمیان مطلقاً رفع الیدین نہیں کیا، اس بارے میں آپ کیا وضاحت کریں گے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول:

بخاری: (735) اور مسلم: (390) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کیلئے تکبیر کہتے، اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَكَلَّمَ اللّٰهَ" کہتے ہوئے اس وقت بھی رفع الیدین کرتے، تاہم سجدوں میں ایسا عمل نہیں کرتے تھے۔

اسی طرح امام بخاری (739) میں نافع سے نقل کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے ہوئے رفع الیدین کرتے، اسی طرح رکوع جاتے ہوئے بھی رفع الیدین کرتے، پھر رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے ہوئے رفع الیدین کرتے، اور دو رکعتوں سے اٹھتے ہوئے بھی رفع الیدین کرتے، پھر ابن عمر اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل قرار دیتے تھے"

شافعی اور حنبلی رکوع سے اٹھتے ہوئے، رکوع میں جاتے ہوئے رفع الیدین کرنے کے قائل ہیں کہ یہ عمل نماز کی سنتوں میں شامل ہے، بلکہ سیوطی رحمہ اللہ کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین بیان کرنے والے صحابہ کرام کی تعداد پچاس ہے۔

اسی طرح شافعی مذہب کے ہاں تشدد سے تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے، اور یہی موقف امام احمد سے ایک روایت کے مطابق ملتا ہے "انتہی" الموسوعة الفقهية (95/27)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رفع الیدین کرنے کی چار جگہیں ہیں: تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے، اور پہلے تشدد سے اٹھنے کے بعد" انتہی  
ماخوذ از: "الشرح الممتع" (214/3)

مزید کیلئے جواب نمبر: (3267) کا مطالعہ کریں۔

نوٹ: "الموسوعة الفقهية" میں شافعی فقہاء کی طرف تشدد سے تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت رفع الیدین کو مستحب کہا گیا ہے، لیکن یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ شافعی مذہب میں مشہور، اور اکثر شافعی فقہاء بھی اسی کے قائل ہیں کہ رفع الیدین صرف تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے ہوئے، اور رکوع سے اٹھتے ہوئے ہی ہے۔

مزید تفصیلات کیلئے دیکھیں: "المجموع شرح المہذب" از نووی: (3/425)

دوم:

بخاری: (737) اور مسلم: (391) - یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔ اس میں ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر تحریر کئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرتے، پھر جب رکوع کرتے تو اس وقت بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر بلند کرتے، اور جب رکوع سے اٹھتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو تب بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے"

اسی روایت کو نسائی (1085) نے نقل کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا ہے کہ: "جب آپ سجدہ کرتے، اور جس وقت سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لوت تک اٹھاتے"، اس حدیث کو البانی نے "صحیح نسائی" میں نقل کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"سجدوں میں رفع الیدین کرنے سے متعلق صحیح ترین روایت نسائی کی ہے۔۔۔" اس کے بعد سنن نسائی کی روایت نقل کی۔

اسی طرح مسند احمد: (20014) میں ایک حدیث ہے جس کے الفاظ ہیں: "مالک بن حویرث بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجد میں اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لوت تک اٹھاتے تھے"

اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ: (2449) میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجد میں رفع الیدین کرتے تھے" اس روایت کو بھی البانی رحمہ اللہ نے "ارواء الغلیل" (2/68) میں صحیح کہا ہے۔

اب یہاں پر علمائے کرام کا دونوں احادیث کے درمیان تطبیق سے متعلق اختلاف ہے، کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں سجدوں کے دوران رفع الیدین کی ممانعت ہے، جبکہ انس اور مالک بن حویرث والی روایت کا مطلب یہ ہے کہ سجدے میں بھی رفع الیدین کیا جاتا تھا:

چنانچہ کچھ علمائے کرام کہتے ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سجدوں کے درمیان بھی رفع الیدین کر لیا کرتے تھے، لیکن اکثر نہیں کرتے تھے۔

جیسے کہ ابن رجب رحمہ اللہ نے سجدوں کے دوران رفع الیدین کرنے کے بارے میں احادیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے:

"اگر ان تمام روایات کو صحیح ثابت مان لیا جائے، اور یہ بات یقینی ہو جائے کہ راوی نے دو سجدوں کے درمیان تکبیر کا تذکرہ کرتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر شبہ لگنے کی وجہ سے نہیں کیا، تو پھر ان احادیث کا جواب یوں دیا جاسکتا ہے کہ مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما مدینہ نبویہ کے باسی نہیں تھے، بلکہ یہ ایک یا دو مرتبہ مدینہ آئے ہیں، تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہو، تاہم یہ ایک بار کا عمل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے متضاد ہے، حالانکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، اور آپ ویسے بھی سنت نبویہ پر عمل کرنے کیلئے بہت ہی زیادہ حرص تھے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین جگہوں کے علاوہ اکثر رفع الیدین نہیں کرتے تھے، تاہم سجدوں سے اٹھتے ہوئے اور دیگر مقامات پر رفع الیدین کرنے سے متعلق ضعیف روایات منقول ہیں" انتہی "فتح الباری" از: ابن رجب (354/6)

سندی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ظاہری طور پر یہی لگتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھاریسا کیا کرتے تھے، لیکن علمائے کرام کی اکثر تعداد سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنے کی قائل ہے، اور انکی دلیل یہ ہے کہ عبادت میں اصل عدم ہے، چنانچہ جب کرنے اور نہ کرنے کی روایات آپس میں متعارض ہوں تو انہوں نے اصل کو اپنایا، واللہ اعلم" انتہی



اس کی وجہ یہ ہے کہ زہری عن سالم عن عبداللہ کی سند سے اس عمل کی نفی ثابت ہے؛ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں فرمایا۔

جبکہ اس روایت کو بیان کرنے والا رفدہ ضعیف ہے، اور اس روایت کو بیان کرنے میں بالکل اکیلا ہے، اس کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے "انتہی مزید کیلئے دیکھیں: "منج الإمام أحمد فی إعلال الحدیث"، بشر علی عمر (131-1/129)

وائی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

بعض احادیث میں دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کا حکم آیا ہے، اور دیگر بعض میں دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین سے ممانعت آئی ہے، ان دو حدیثوں کے درمیان مطابقت کیسے کی جائے گی، اور اس کا حکم کیا ہوگا؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"بعض علمائے کرام نے اس مسئلے میں ترجیح کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اس حدیث کو ترجیح دی ہے، جس کو امام بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین نہ کیا جائے، اور دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کی جو روایت ہے اس کو شاذ قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ روایت قابل اعتماد راویوں کی روایت کے خلاف ہے، جبکہ دیگر علمائے کرام نے ان احادیث کے درمیان تطبیق دینے کا راستہ اختیار کیا ہے، [اور ان کی دلیل یہ ہے کہ] ان احادیث کے درمیان مطابقت ممکن ہے، لہذا ترجیح کا راستہ اختیار نہ کیا جائے گا، اس لئے کہ تطبیق دینے سے ہر ثابت و صحیح چیز پر عمل ہو جاتا ہے، جبکہ ترجیح کی صورت بعض ثابت چیزوں کو رد کرنے کا موجب بنتی ہے، اور اس طرح رد کرنا اصول و ضوابط کے خلاف ہے، چنانچہ خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے کبھی بھار ہاتھ اٹھائے ہیں، اور کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے، چنانچہ ہر راوی نے وہ بیان کیا ہے جو اس نے دیکھا ہے۔

لیکن مذکورہ بالا قاعدے کے پیش نظر پہلی رائے پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے "انتہی

"فتاویٰ اللہیۃ الدائمۃ" (345/6)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ امتیازی خصوصیت تھی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے شیدائی تھے، چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے غور سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے، اور پہلے تشہد سے اٹھنے کے بعد رفع الیدین کیا، اور پھر ٹھوس الفاظ میں کہا: "آپ نے سجدے میں رفع الیدین نہیں کیا" چنانچہ یہ اس حدیث سے زیادہ قوی ہے جس میں آیا ہے کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ہر جھکاؤ اور اٹھاؤ میں رفع الیدین کرتے تھے" یہاں کوئی یہ بات نہ کہے کہ اس جگہ پر نفی اور اثبات دونوں آپس میں متضاد ہے، لہذا جس نے رفع الیدین کے اثبات میں بیان کیا ہے اس کے پاس نفی کرنے والے سے زیادہ علم ہے، چنانچہ اثبات والی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نفی والی روایت پر مقدم ہوگی؛ کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ ابن عمر نے رفع الیدین کی نفی اس بنا پر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کیے ہی نہیں، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رفع الیدین سے متعلق علم یہ حاصل ہوا کہ آپ نے رفع الیدین نہیں کیے، کیونکہ انہوں نے بڑے وثوق سے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے، رکوع سے اٹھتے ہوئے، اور تیسری رکعت کیلئے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کیا، لہذا یہاں یہ مسئلہ نہیں ہے کہ اثبات و نفی کی صورت میں اثبات کو مقدم کیا جائے، کیونکہ یہ معاملہ اس وقت ہوتا ہے جب نفی کرنے والا علم ہو، مسئلے کے بارے میں اس کے پاس علم نہ ہو، لیکن یہاں پر نفی کرنے والا علم و یقین اور خوب دھیان سے دیکھنے کے بعد مکمل وضاحت کر رہا ہے کہ کس کس جگہ رفع الیدین ہوا، اور کس کس جگہ رفع الیدین نہیں ہوا، چنانچہ

انہوں نے رفع الیدین کی نفی علم کی بنا پر کی ہے، نہ کہ لاعلمی کی بنا پر، اس بارگی پر غور کریں، یہ بہت مفید ہے "انتہی  
"مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (46-45/13)

لہذا دونوں اقوال میں سے۔ واللہ اعلم۔ راجح یہ ہے کہ سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہ کیا جائے، اور یہی اکثر اہل علم کی رائے ہے، تاہم اگر کسی شخص کے نزدیک رفع الیدین کرنے  
والی احادیث پایہ ثبوت تک پہنچ جاتی ہیں، اور وہ پہلے موقف کے مطابق کبھی کبھی دو سجدوں کے درمیان بھی رفع الیدین کر لیتا ہے تو اسے روکیں مت؛ کیونکہ یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔

واللہ اعلم.